خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 34

Track - 1

44:00

''روحانیت غیب کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔''

بسم اللہ ...

مراقبہ ہال کا افتتاح غالباً سن پچاسی میں ہوا تھا۔ بہت رونق تھی۔ اس زمانے میں یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ جنگل بیابان میں پتہ نہیں کہاں کہاں سے لوگ آکر جمع ہوگئے۔ .... اس وقت یہاں کچھ نہین تھا۔ کھانے کے لئے ٹینٹ وغیرہ لگائے گئے تھے۔ اس وقت بھی مجھ سے کہا گیا تھا کہ کوئی تقریر کریں یا کوئی گفتگو کروں۔ تو دوران گفتگو بغیر کسی ارادے کے ، بغیر کسی سوچ کے جب میں نے تقریر شروع کی اس میں میں نے عرض کیا تھا کہ ہم اسکول بنائیں گے۔ ہم بچوں کو ایسی تعلیم سے آراستہ کریں گے کہ جو بچپن کے شعور سے روحانیت سے واقف ہوجائے۔ پھر ہم اسکول بنائیں گے۔ اسکول میں ہم شعور کو اس قابل کریں گے کہ ہمارے بچے اسلام کی عظمت کو سمجھ کے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر نوع انسانی کی خدمت کریں۔اسکولوں کے بعد اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم کالج بنائیں۔ اور پھر ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم

spiritual university

قائم کریں۔ یہ ایک طرح سے مجنوں کی بڑ ہے۔ نہ کوئی سامان تھا۔ نہ کوئی بظاہر سامنے وسائل تھے۔ ایک زمین کے ٹکڑے پر کھڑے ہوکر جہاں کیکروں کے درختوں کے علاوہ اور کانٹوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھاوہاں یہ بات اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے عاجز مسکین سے کہلائی۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ قبولیت دعا کی کوئی گھڑی تھی ۔ اب پچاسی سے ... پچاسی میں ہوا تھا نہ بھئی؟ اٹھاسی میں ... پچاسی میں کیا ہوا تھا؟ اٹھاسی میں ، اٹھاسی میں ہم نے اس بات سے ہی اللہ کے بھروسے پر ۔ اب الحمد للہ ہمارے اسکول بھی ہیں ۔ ہماری تعلیمات مانچسٹر میں کالج میں پڑھائی جارہی ہیں۔ حضور قلندر بابااو لیا کی تعلیمات گلاسگو یونیورسٹی میں پڑھائی جارہی ہیں ۔ امریکہ میں بھی پڑھائی جارہی ہیں۔پاکستان میں بھی سینٹر قائم ہوگئے۔ کیسی عجیب بات ہے۔ بظاہر تو اس کو یوں بھی کہاجاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے غیب کا انکشاف فرمایا۔ جہاں تک میری اپنی استعداد کا تعلق ہے۔ ایک کمزور سا آدمی ہوں۔ نہ تعلیم ہے۔ نہ کوئی اتنا بڑا وسیع کوئی کاروبار ہے۔ جس کی بنیاد پر میں یہ کہہ دوں کہ یونیورسٹی بنے گی یہ بنے گا۔تو یہ ایسی بات ہوگئی ہے کہ جب میں سوچتا ہوں

اللہ تعالیٰ کتنے رحیم و کریم ہیں کہ اپنے عاجز بندے سے جو بات کہلادی اس کو
اللہ تعالیٰ نے اس کو قبول کرکے اس کا مظاہرہ بھی کردیا۔ بظاہر تو یہ بہت
چھوٹی سی بات ہے۔ کہ جی قلندر شعور اکیڈمی بن گئی اور۔ لیکن جب اس سیٹ
اپ کو ہم دیکھتے ہیں اس کو پھیلاتے ہیں ۔ اس کے کورس کو ہم ۔ ابھی میں
گیا تھا کورس کے سلسلے میں اس کے آئندہ سال کے کورس کے سلسلے میں آپ
کو یہ سن کر حیرت ہوگی ہم نے مسلسل چودہ چودہ گھنٹے کام کیا ۔ چار بندوں
نے ۔ تھک گئے پھر بیٹھ گئے۔ تھک گئے پھر بیٹھ گئے۔ اور ڈیڑھ سال کا کورس میں
بناکر لے آیا۔ اسی صورت سے کتابیں لکھنے میں بھی وقت لگا ہی ہوگا۔ کتنی
کتابیں لکھی گئیں۔ کتنی تقریریں ہوگئیں۔ کتنی کانفرنسیں ہوگئیں۔ کتنی
ورکشاپس ہوگئیں۔ لاکھوں لاکھوں میل کا سفر کرلیا۔ جہاں سے دنیا شروع
ہوئی وہاں سے چل کے جہاں دنیا ختم ہوگئی وہاں پہنچ گیا۔ کوئی مندر نہیں
چھوڑا، کوئی گرجا نہیں چھوڑا، کوئی مسجد نہیں چھوڑی ، کوئی ہال نہیں
چھوڑا۔ کوئی قصبہ، گاؤں، دیہات، شہر جہاں بھی بس چلاوہاں میں پہنچ گیا۔
اللہ نے مجھے پہنچا دیا۔ اب اس ساری تگ و دو کا نتیجہ یہ نکلا کہ الحمد للہ
ہمارے پاس اسکول بھی ہے، ہمارے پاس اکیڈمی بھی ہے۔ پڑھانے کو ہمارے پاس
کالج بھی ہیں۔ پاکستان میں نہیں یورپ میں کالج ہیں۔ تو جب ایک آدمی کی
کوشش سے اتنا کچھ ہوسکتا ہے۔ تو جس اگر آپ کاغذوںمیں لکھیں تو آدمی کہے
گا بھئی یہ کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ بندے یا تو کوئی جن ہے
یا تو کوئی بھوت ہے۔ دو ہی آدمی کام کرسکتے ہیں۔ تو جب ایک آدمی سے اللہ
تعالیٰ اتنا بڑا کام لے سکتا ہے تو ماشاء اللہ اب تو اتنے سارے آپ عظیمی ہیں آپ
کو ...... پڑیں گے ۔ تو میں تو مستقبل کے بارے میں سوچتا ہوں کہ مستقبل میں
تو اللہ تعالیٰ کا نام ڈنکے کی چوٹ پر بجے گا۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ آپ کا
جو استاد ہے، آپ کا جو باپ ہے جیسا بھی ہے ۔ آپ اس کے نقش قدم پر چلیں۔
اچھا نقش قدم پر کیوں چلیں۔ یہ نہیں کہتا کہ آپ آنکھیں بند کرکے میرے پیچھے
چلیں۔نقش قدم پر اس لئے چلیں کہ اللہ تعالیٰ کا اس بندے پر سایہ ہے۔ جو کام
کیا کامیابی ملی۔ کہا صاحب مسجد بنے گی۔ بھئی کہاں سے بنے گی؟ انہوں نے
کہا کامران صاحب کتنے پیسے لگیں گے؟ کہنے لگے تیرہ ہزار ہے ۔ کہنے لگے
مسجد بنے گی۔ صاحب مسجد بن گئی۔انہوں نے کہا صاحب اکیڈمی بنے گی۔ پھر
اکیڈمی بن گئی۔انہوں نے کہا یورپ میں تعلیم پھیلنی چاہئے۔ یورپ میں تعلیم
پھیل گئی۔انہوں نے کہا صاحب یونیورسٹیوںمیں ہماری کتابیں پڑھانی چاہئے۔
یونیورسٹیوں میں کتابیں شروع ہوگئیں۔ انہوں کہا صاحب کتابوں کا ترجمہ ہونا
چاہئے۔ انگریزی میں ترجمہ ہوگیا۔ فارسی میں ہوگیا۔ عربی میں ہوگیا۔ اور
عرب کی ایک بہت ...... نے اس کا افتتاح کردیا۔ انہوں نے کہا صاحب روسی
زبان میں ترجمہ نہیں ہوا تو روسی زبان میں ترجمہ ہوگیا۔ تواس کا مطلب یہ
ہوا کہ جس بندے کو آپ فولو کررہے ہیں اس بندے کے گلے میں قلندر بابا اولیائ
کا پٹہ پڑا ہوا ہے۔ قلندر بابا اولیا کائناتی نظام میں بڑے ہیں۔ تو لہٰذا وٗ کتا

جہاں بھی جاتا ہوگا ، قلندر بابا کا کتا آگیا۔ قلندر بابا کا کتا آگیا۔ قلندر بابا کا کتا آگیا۔ اسے نہیں کچھ کہنا۔ تو بھئی قلندر بابا کا کتا میں ہوں۔ آپ میری اولاد ہیں تو جو میں ہوں وہ آپ ہیں۔مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ یہ نہ دیکھیں کہ بندہ کیا ہے آپ یہ دیکھیں اس بندے کو اللہ نے اپنے محبوب بندے کا دوست بنادیا۔ اس بندے سے ، آپ کے باپ سے اللہ کا وہ بندہ جو کائنات کے انتظام میں رسول اللہ ﷺ کے بعد اتھارٹی ہیوہ اس بندے سے محبت کرتا ہے ۔ بس یہ کافی ہے۔ اب جہاں بھی وہ بندے جائے گا کہ صاحب یہ فلاں کا وہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ایسے وسائل پیدا کرتا ہے ...ایسے ایسے وسائل پیدا کرتا ہے کہ یورپ چلے جاؤ، پاکستان چلے جاؤ ، ہندوستان چلے جاؤ، کہیں چلے جاؤ ، جہاں سلسلے کا نام آتا ہے وہاں لوگ مل جاتے ہیں، وسائل بن جاتے ہیں اور کام بن جاتا ہے۔ اب رہ گیا مسئلہ روح کا۔ روح۔ آپ روح کہتے ہیں صاحب تو روح کیا مطلب ہے؟ روح کا مطلب سیدھا سیدھا یہ اندیکھی چیز۔ جس کو کسی نے دیکھی نہیں۔ روح کا مطلب اندیکھی چیز۔ روح کا مطلب غیب۔ تو جب ہم روحانی تعلیمات کاتذکرہ کرتے ہیں توا س کو روحانی تعلیمات کہ بجائے ہمیں کہنا چائیے غیب کا علم۔ یعنی روح کا مطلب تو ہے ہی غیب۔ سائنس کے حوالے سے آپ دیکھئے۔ ایک سائنٹسٹ تجزیہ کرتا ہے ، تجربہ کرتا ہے۔ اچھا بھئی یہ بتاؤ اگر بھوک لگ رہی ہے تو میں بہت مختصر کردوں گا۔ کافی دیر ہوگئی ہے۔ تھک گئے آپ لوگ؟ نیند آرہی ہے؟ صبح کو امتحان بھی دینا ہے۔ سوچ سمجھ کے بات کروں۔ تو جب روح کا تذکرہ ہوتا ہے۔ تو اب سائنٹسٹ میں بھی روح کام کررہی ہے۔ اب اس نے کیا کیا ایک شیشہ لیا۔ اس میں دو کیمیکل ڈالے۔ وہاں ا س میں دو کیمیکل ڈالے۔ اب وہ دو کیمیکل ڈال کے انتظا رکررہا ہے کیا ہوگا۔ اس کا رد عمل کیا ہوگا۔ وقت مقرر ہوجاتا ہے۔ دو گھنٹے، چھ گھنٹے، چھتیس گھنٹے، بیس گھنٹے۔ الگ الگ ۔ اب جتنا وقت مقرر ہے اس کے بعد جاکے اسے وہ ہلا تا رہتا ہے۔ پھر رکتا ہے۔ پھر ہلاتا ہے۔ پھر رکتا ہے ۔ اور اسے دیکھتا رہتا ہے۔ چھتیس گھنٹے کے بعد اس کے اندر سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ کوئی جرثومہ پیدا ہوگیا۔ کوئی چیز پیدا ہوگئی۔ اس کا رنگ بدل گیا۔ وہ گاڑھا ہوگیا۔ یا وہ پتلا ہوگیا۔ سوال یہ ہے کہ وہ دو چیزوں میں سے وہ تیسری چیز کہاں سے آئی۔ کہاں سے آئی ؟ وہ جو تیسری چھپی ہوئی تھی وہ ان دو چیزوں میں وہ ان چیزوں کے اندر سے آئی ناں جو چھپی ہوئی تھی۔ تو اس کو غیب کہتے ہیں۔ تو سائنٹسٹ بھی تو غیب کا تجزیہ کررہا ہے۔ وہ بھی تو غیب ڈھونڈ رہا ہے۔ ایٹم بم کی تھیوری آپ اٹھالیں آپ۔کہا ایٹم ٹوٹ ہی نہیں سکتا۔ ایٹم کو توڑ دیا۔ توڑنے کے بعد معلوم ہوا وہ توڑنے سے اس کے اند ر تو بہت طاقت ہوگئی، توانائی ہوگئی۔ وہ توانائی کا اظہار جب ہوا تو توانائی کہاں تھی؟ کہاں تھی؟ غیب میں تھی۔ تو یہ تو سائنسداں بھی غیب ہی کو تلاش کررہا ہے۔تو آپ کی کون سی خصوصیت ہے جب آپ کہتے ہیں روحانی علوم، روحانی علوم، روحانی علوم۔ وہ تو آپ سے آگے ہیں سائنسداں تو۔ آپ تو ابھی تھیوری پڑھ رہے ہیں۔ وہ تو اسے تو پریکٹیکل

کرکے غیب میں سے کوئی چیز نکال لی ہے۔ ڈی این اے معلوم کرلیا۔ کروموسوم
معلوم کرلئے۔ فلاں چیز معلوم کرلی۔ یہ چیز۔ یہ کیا چیز ہے بھئی؟ یہ کیا ہے؟
یہ غیب نہیں ہے یہ؟ یہ چیز ہے۔ ہر چھپی ہوئی چیز جو آنکھوں کو نظر نہ آئے
وہ غیب ہے اور جب اس کے اندر آدمی تفکر کرتا ہے وہ غیب مظاہرہ بن جاتی
ہے۔ آپ جب پیدا نہیں ہوئے تو کہاں تھے؟ ہیں جی؟ کہاں تھے؟ تو آپ کیا ہوئے؟
جی؟ آپ اس وقت بیس سال کے ہیں آپ کے بیس سال کہاں گئے؟ بیس سال کے
بعد اکیسواں سال کہاں ہے؟ پھر بتاؤ یہاں غیب کے علاوہ ہے کیا؟ آپ کے خیالات
آرہے ہیں ہ کہاں سے آرہے ہیں؟ کبھی دیکھا خیال کو؟ تو بڑی عجیب بات یہ ہے
کہ انسان غیب کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ سارا کا سارا سموچے انسان غیب
ہے۔ بس یہی گڑبڑ ہے۔انسان غیب ہے۔ تمہارا ظاہر بھی غیب ہے۔ تمہارا غیب
بھی غیب ہے۔ اب یہ آپ ابھی مطلب یہ عشاء کی نماز پڑھی ہ ایک ڈیڑھ گھنٹے
ہوا۔ عشاء کی نماز کہاںگئی؟ اب صبح جب پھر پڑھوگے فجر کی نماز وہ کہاں
ہے؟ تو غیب کے علاوہ تو بھئی یہاںکچھ ہے ہی نہیں کیا پڑھنا کیا لکھنا۔بات اتنی
سی ہے کہ انسان کے اندر ایک آنکھ ہوتی ہے۔ ایک آنکھ کو دیکھنے ک زاویہ ہوتا
ہے۔ ایک آنکھ سطحی چیز دیکھتی ہے۔ ایک آنکھ کے اندر بصیرت ہوتی ہے۔
بصیرت کا مطلب پردے کے پیچھے دیکھنا۔ بس اتنا سا کام کرنا ہے کہ پردے کے
پیچھے سے اپنے بچپن کو دیکھ لو بھائی۔ اگر آپ یہ دیکھ لیں کہ آپ پیدا ہونے سے
پہلے کہاں تھے تو آپ کو عالم ارواح کا علم ہوجائے گا۔ عالم ارواح کا علم جب
ہوجائے گا تو اس کا مطلب ہے جتنی روحیں ازل سے ابد تک آئی ہیں یا جائیں گی
یا جو بھی ہوں گی آپ ان سب کو دیکھ لیں گے۔ مذہب کے حوالے سے آپ دیکھیں
الحمد للہ رب العالمین ...عالمین کا کیا مطلب ہوا بھائی؟ ہم تو ایک عالم سے
واقف ہیں۔ اچھا اس ایک عالم سے بھی واقف نہیں ہیں۔ اس وقت یہاں بیٹھے
ہوئے ہیں ہمارے لئے امریکہ غیب ہے۔ امریکہ میں چلے جائیں ہمارے لئے امریکہ
ظاہر ہے۔ عالمین ... سارے عالمین غیب میں ہیں۔ حضور پاک ﷺ ...... ایمان ہے
رحمت العالمین۔ عالمین کے لئے رحمت ہیں۔ کتنے عالمین ... کروڑوں ، کروڑوں
چاند ، کروڑوں سورج، کروڑوں زمینیں۔ آسمان پتہ نہیں کتنے ۔ رب المشرقین و
رب المغربین کہ وہ مشرقین اور مغربین کا رب ہے۔ بھئی مشرقین مغربین کا کیا
مطلب ہوا۔ ایک مشرق ہے ایک مغرب ہے۔ دوسری مغرب کیوں نہیں نظر آرہی
ہے؟مشرق کیوں نہیں ہ مشرقین کا کیا مطلب ہے؟ مزین عالی للناظرین ...
والسماء بروج و مزین للناظرین ... و حفیظنہ من کل شیطان الرجیم ... اور
آسمان کو ہم نے بروج سے زینت بخش دی ...للناظرین... دیکھنے والوں کے لئے ہ
و حفیظنہ من کل شیطان الرجیم ... جو لوگ ان بروج کو نہیں دیکھتے وہ شیطان
رجیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اگر آسمان کی رونق تم نے نہیں دیکھی، بروج
نہیں دیکھے پھر شیطان ہوے و حفیظنہ من کل شیطان الرجیم ... شیطان مردود
نہیں دیکھ سکتا۔ انسان ہی دیکھ سکتا ہے۔ اور جو انسان نہیں دیکھ سکتا وہ
شیطان مردود ہے۔ ... والسماء بروج و مزین للناظرین ... و حفیظنہ من کل

شیطان الرجیم ... ۔ یا معشر الجن والانس انستطعتم ان تنفذوا من الاقطار
سموت فنفذوا لاتنفذوانا الا بالسلطن ... اے گروہ جنات ! اے گروہ انسان ! اگر تم
اس بات کی مقدرت رکھتے ہو کہ زمین اور آسمان کے کناروں سے باہر نکل
جاؤ ۔ نکل کر دکھاؤ۔ ہر گز نہیں نکل سکتے۔ الا بالسلطن ... اگر روحانی
صلاحیت تمہارے اندر ہے ۔ اگر تم نے اپنی اصل کو، روح کو جان لیا تو تم نکل
جاؤگے۔ اب اس کا مطلب بھی یہی ہوا کہ وہ گروہ جنات ہو یا گروہ انسان ہو
اگر آسمان اور زمین کے کناروں میں قید ہیں وہ انسان کے دائرے میں نہیں آتے۔
آدمی ہے، آدمی کا مطلب بیل ۔ آدمی کا مطلب ہے گائے۔ آدمی کا مطلب ہے
بھینس۔ آدمی کا مطلب ہے کتا۔ آدمی کا مطلب ہے بلّا۔ انسان اور آدم میں فرق
ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ... کہ ہم نے انسان کی تخلیق بہترین
کی ہے۔ آدم کو ہم نے سڑاند سے بنایا ہے۔ آدم نام ہے سڑاند کا۔ بدبو کا۔
محدودیت کا۔ انسان کا نام ہے تخلیق۔ اللہ تعالیٰ کی وہ تخلیق جو بہترین تخلیق
ہے۔ تو بھائی روحانیت کا مطلب غیب کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔اور ہم سب بھی
غیب کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔ ہمارا جو دل چل رہا ہے جس پر ہم زندہ ہیں
وہ بھی غیب ہے۔ ہمارا جو دماغ ہے وہ بھی غیب ہے۔ اب اگر ہم کوئی ایسا آلہ
ایجاد کرلیں تو ہمیں غیب نظر آجائے گا۔ اگر ہم اپنی روح سے واقف ہوجائیں تو
ہمیں غیب نظر آجائے گا۔ تو اب یہ جو چکر چلا آرہا ہے حضور قلندر بابا اولیائ
نے یہ جو تعلیمات کا سلسلہ شروع کیا ہے لوح و قلم لکھ کر ۔ میں یہ سمجھتا
ہوں کہ چونکہ سائنس بھی غیب کی کھوج میں ہے۔ اور اس نے غیب ڈھونڈ لیا
ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ چونکہ اس کی طرز فکر مادہ پر مبنی ہے۔ خود غرضی
پر مبنی ہے۔ اس لئے وہ جتنی بھی ترقی کرتا ہے ۔ وہ بظاہر تو نوع انسانی کے
لئے چکاچوند اس میں نظر آتی ہے۔ لیکن نوع انسانی فساد ہی سب کاسبب ہےتو
حضور قلندر بابا اولیا نے یہ میرا خیال ہے کہ یہ سوچا ہوگا۔ کہ بھائی اب تو جو
پہلے زمانے میں کرامات تھی کہ ایک بزرگ تھے صاحب وہ ایک وقت میں چار جگہ
دیکھے گئے۔ بھائی اب تو سائنٹسٹ نے ایک بزرگ کو، بزرگ کو کیا ایک ایسے ہی
پہلوان کو ایک کروڑ جگہ دکھا دیا۔ وہاں تو لوگوں نے بزرگ کو دیکھا۔ یہاں وہ
جناب لڑ بھی رہے ہیں آپس میں، کشتی بھی۔ آوازیں بھی آرہی ہیں آپ کو۔
جسم بھی نظر آرہا ہے۔ اور یہ سب کیوں ہوا؟ تھیوری کے ساتھ ہوا۔ پہلے
انہوں نے مادہ پر غور کیا۔ مادہ کے اندر جو غیب تھا۔ اس کو ڈھونڈا۔ اس کو
نکالا۔ اب ہماری جو مسلمانوں کی پوزیشن ہے اگر ہم سائنسی نقطہ نظر سے
غیب کو ڈھونڈیں تو ہمیں تو میرا خیال ہے ایک ہزار سال چاہئیے۔ ہماری تو یہ
حیثیت ہے چیونٹی کی بھی وہ حیثیت نہیں ہے ان کے سامنے ۔ جتنی وہ ترقی
کرگئے ذہنی طور پر۔ تو انہوں نے یہ پروگرام بنایاکہ اپنے شاگردوں کو ایسا کوئی
تھیوری پڑھاؤ ۔ ایسی کوئی تھیوری پڑھاؤ ۔ جس تھیوری کی بنیاد مادیت نہ ہو۔
اس تھیوری کی بنیاد بھی روحانیت ہو۔ اگر یہ اس تھیوری کو جان گئے ، روحانی
تھیوری کو جان گئے تو جو ہزاروں سال میں، پانچ ہزار سال میں جو سائنسی

ترقی ہوئی ہے وہ ہوسکتا ہے پچاس سال میں ہوجائے۔ اس لئے اس تھیوری کی
ضرورت پیش آئی۔ ورنہ غیب کو ڈھونڈنا یہ تو عجیب بات ہے بغل میں بیٹا ہے کیا
ہے شہر میں ڈھنڈورا ہے بغل میں بیٹا ہے کیا ہے وہ ؟ بھئی روح تو آپ کے اند
رہے۔ کہاں ڈھونڈ رہے ہو؟ کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟ ایک آدمی کہتا ہے جی مجھے
روحانی علوم کی بڑی تلاش ہے میں روح کو ڈھونڈ رہا ہوں۔ کس چیز کو ڈھونڈ
رہے ہو؟ کہاں ؟ کوئی روح کیا جیسے حفیظ صاحب یہاں بیٹھے ہیں ان کی روح
کیا مانچسٹر میں بیٹھی ہوئی ہے؟ آپ سب لوگ اتنے سارے لوگ بیٹھے ہیں ۔ آپ
کی روح کہاں ہے کوئی کسی کی حیدرآباد میں، کسی کی لاھور میں ، کسی کی
پشاور میں ہے؟ اگر یہ حیدرآباد ، لاہور، پشاور میں ہوتی تو آپ سب مر جاتے ۔
یہاں بیٹھتے ہی نہیں۔ اب میاں صاحب یہاں بیٹھے ہیں۔ ان کی روح چلی جائے
لاہور تو میاں صاحب یہاں کیا ہوں گے؟ کچھ کہنا نہیں ایسے دل دل میں۔ ویسے
ہی ان کو بڑی مشکل سے بلایا ہے چلے گئے تھے۔ تو بھائی روح کے علاوہ تو یہاں
کچھ ہے ہی نہیں۔ تھیوری کا چکر اس لئے ہے کہ وہ مادیت میں ریسرچ کرتے
ہیں۔ حضور قلندر بابا اولیائؒ نے کہا نہیں مادیت میں ریسرچ میں تو یہ قوم کبھی
ان تک پہنچ ہی نہیںسکتی۔ پہنچ ہی نہیں سکتی یعنی فرق بہت ہے۔ سو سال
دو سو سال کا فرق نہیں ، ہزاروں سال کا فرق ہے ۔ ہمارا جو شعور ہے ان کے
شعور کے مقابلے میں ہزاروں سال پیچھے ہے۔ تو اب ایک طریقہ یہ نکلا کہ روح
کا کھوج لگاؤ۔ روح سے روح کا کھوج لگاؤ۔ روحانی علوم سے روح کی تھیوری
سکھاؤ۔ اس لئے یہ تھیوری کا چکر چلا ہے۔ اور الحمد للہ آپ لوگ اس قابل اب
ضرور ہوگئے ہیں کہ بات اب یہ بات جو میں نے آپ کو کہہ دی ہے روح کی اگر
یہ بات میں آپ سے دس سال پہلے کہتا تو آپ کی کسی کی سمجھ میں ہی
نہیں آتی۔ آپ یقین نہیں کرتے۔ یہ دس سال کی یا پانچ سال کی تعلیمات سے اب
ہمارا ذہن اس قابل ہوگیا ہے ۔ ایسی بصیرت اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر پیدا
کردی کہ ہم اب بات کو سمجھنے لگے ہیں۔ بات وہی ہے وہ پہلی تقریر میں جو
بات تھی کہ قلندر شعور اکیڈمی جو ہے وہ فہم پیدا کرتی ہے۔ بصیرت پیدا کرتی
ہے۔ کسی چیز کو سمجھنے کے لئے تفہیم پیدا کرتی ہے۔ اگر تفہیم کے بعد بھی
کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے پھر آپ تفہیم نہیں کہیں گے۔ اس کا مطلب
کہ میں بات کو سمجھ ہے ابھی آپ کے اندر میرے اندر اتنا شعور ہی نہیں ہوا
سکوں۔ جب میری سمجھ میں یہ بات آجائے گی کہ یہ روٹی ہے میں تو پھر
سمجھو آگئی بات سمجھ میں۔ پھر ایک ارب آدمی کہیگے یہ روٹی نہیں ہے تو
میں کہوں گا نہیں نہیں یہ روٹی ہے بھائی۔ تفہیم کے ساتھ ساتھ اگر پریکٹیکل
بھی ہوجائے تو یہ آپ کا راستہ آسان ہوجائے گا۔ اور اگر خالی تھیوری میں
گھومتے رہے پھر کیا ہوگا آپ کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے۔ وہ بڑا اس نے سب کو
گھیرا ہوا ہے۔ میں بھی اس میں شامل ہوں۔ ایسے دوربینیں لگائے بیٹھا ہے۔ وہ
کہے گا میاں سلسلہ عظیمیہ ، ایک معمولی آدمی سلسلہ عظیمیہ کا قطب ارشاد
سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ بس ختم ہوگئی آپ سب ختم ہوگئے۔ یہ کہتے ہیں

لوگ سلسلہ عظیمیہ علمی سلسلہ ہے۔ اتنا علم ہے کہ قطب ارشاد کو نہیں آتا
اتنا۔ تو اس میں اور شیطان کی اس بات میں کیا فرق ہے کہ میں معلم الملکوت
ہوں میں آدم کو سجدہ کیوں کروں۔ اس میں کوئی فرق ہے؟ تو یہ تھیوری آپ
کو شیطان بھی پڑھا سکتی ہے۔اور ابھی تک تو ایسا ہی نظر آرہا تھا کہ شیطان
کا ذرا غلبہ زیادہ ہی ہے۔ ہر آدمی خوش ہے ۔ مجھے کیا کہتے ہیں چھ لطیفے
یاد ہوگئے۔ مجھے نسمہ کا پتہ چل گیا۔ مجھے جسم مثالی کا پتہ چل گیا۔ میں
اورا کی تعریف بیان کرسکتا ہوں۔ میں یہ کرسکتا ہوں۔ میں وہ کرسکتا ہوں۔
اور اگر کچھ نہیں کرسکتے تو غصہ میں قابو پا نہیں سکتا ۔ اس لئے میں نے اگر
غصہ ختم کردیا تو شیطان ناراض ہوجائے گا۔ شیطان کو خوش ضرور رکھنا ہے۔
تو اب تفہیم کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کو علم ہوگیا تواب آپ اپنے ہاتھ پیر
شیطان سے بھی بچائیں۔ کہیں وہ تو آپ کی گھات میں نہیں لگ گیا۔ وہ کہیں
جی میاں صاحب جو ہیں نگراں مراقبہ ہال ہیں۔اب میاں صاحب کے کسی نے
ہاتھ چومے، کسی نے پیر چومے ۔ میاں صاحب پھول گئے۔ واہ بھئی میاں صاحب تو
نگران ہیں۔ ارے بھئی اس کے اندر کیا ہے؟ یار ہاتھ لوگ ایسے ہی چوم رہے
ہیں۔ کچھ ہوگا تو چوم رہے ہیناں۔ جتنے نگراں مراقبہ ہال ہیں سارے ہی
پھولے ہوئے ہیں۔ دعا کرادو جی۔ وہ جی ہم نے دعا کی تھی وہ جی ہم تو بڑے
مستجاب الدعوٰۃ ہوگئے ہیں۔ اس کو دعا کی وہ اچھا ہوگیا۔ اس کو دوا دی وہ
اچھا ہوگیا۔ اس کو مشورہ دیا وہ کامیاب ہوگیا۔ ارے بھائی سب کچھ ہوگیا تم
اپنے اندر بھی تو ڈھونڈو اندر کچھ ہے یا نہیں۔ کہے۔ اندر کی کیا ضرورت ہے۔ بس۔
تو یہ جو نگراں ہمارے ہیں یا سلسلہ میں کسی بھی حوالے سے ذمہ دار لوگ ہیں
انہیں شیطان سے بہت بچنا چاہئیے بھائی۔وہ اس نے تو بڑے پیر صاحب کو نہیں
چھوڑا ۔ اگر بڑے پیر صاحب اپنی روح سے واقف نہ ہوتے تو ان کو بھی اس نے تو
وار کردیا تھا ان کے اوپر ۔ جتنے سلسلہ کے ارکان ہیں اگر ان کے اندر عاجزی
انکساری نہیں ہے تو انہوں نے کچھ نہیں سیکھا۔ بلکہ عاقبت بھی خراب کردی
اپنی۔ گنجائش بھی نہیں رہی معافی کی۔ معافی کی گنجائش وہاں ہوتی ہے
جہاں غلطی آدمی کو پتہ نہ ہو جی پتہ غلطی ہوگئی۔ بتا بھی رہے ہیں ۔
تعلیمات بھی آپ دوسروں کو دے رہے ہیں کہ بھائی بہت بری بات ہے۔ بہت بری
بات ہے۔ کسی کو برا نہیں کہنا۔ اور آپ کسی کی غیبت کرتے ہیں۔ تو زیادہ
پکڑ ہوگی یا نہیں ہوگی؟تو آپ لوگ اللہ تعالیٰ مجھے آپ سب کو اپنے حفظ و
امان میںرکھے۔ یہ جو آپ تھیوری سیکھ رہے ہیں۔اس تھیوری میں اگر آپ کے
اندر بصیرت پیدا ہوجائے گی تو آپ بہت آسانی سے روحانی علوم سیکھنے لگیں
گے۔ ورنہ آپ کتنی بھی کوشش کرلیں خالی تھیوری سیکھ کہ آپ سائنٹسٹ سے
آگے نہیں ہوسکتے۔ اس لئے کہ آپ لوگ گتھیاں ہی سلجھاتے رہتے ہیں کہ ...
قلندر جز دو حرف لا الہ کچھ نہیں رکھتا ... علامہ اقبال نے فرمایا ...قلندر جز دو
حرف لا الہ کچھ نہیں رکھتا ...فقیہہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا۔ تو
بھائی ہم قارون بن جائیں گے۔ سلسلہ عظیمیہ کے نسمہ، جو ، کشف الاحقہ ،

کشف المنام، یہ وہ ہ اتنے بڑے بڑے نام لیتے ہیں ناں، تو وہ بڑے یہ کہتے ہیں
بھئی یہ کون سے نام ہیں بھئی یہ تو ہمارے کبھی باپ دادا نے نہیں سنایا ہمیں۔
وہ کہتے ہیں حضرت صاحب کشف المنام سمجھتے ہو؟ وہ کیا بھئی، کشف
الاحقہ سمجھتے ہو؟ اجی کشف الکلیات تو سنا ہوگا؟ اب وہ بیچارے مرعوب
ہوجاتے ہیں۔ بھئی سلسلہ عظیمیہ میں بڑا علم ہے۔ سلسلہ عظیمیہ علمی
سلسلہ ہے۔ علمی سلسلہ تو ہے لیکن اس علم سے اگر طرز فکر میں تبدیلی
نہیں ہوئی پھر وہ نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔قلندر
یہ سال انہوں نے شعور اکیڈمی کی طرف سے آپ سب حضرات کا شکریہ۔
پورا کرلیا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسی طرح سال بہ سال لوگ ترقی کرتے
رہیں۔ اور پریکٹیکل کی طرف بھی دھیان دیتے رہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ
لوگ پڑھنے میں بڑے تیز ہیں ، دھیان دیتے ہیں۔ لیکن جب مراقبہ کا وقت آتا ہے
تو کہتے ہیں جی وقت نہیں ہے۔ ہماری ٹانگوں میں درد ہوگیا، ہمارے سر میں
درد ہوگیا، مجھے نیند آرہی ہے۔ تو کوئی بھی میٹرک جب آپ پاس کریں گے اگر
لیب میں جاکر آپ نے کوئی کام نہیں کیا توکیا پاس ہوجائیں گے میٹرک میں؟
ہوجاتے ہیں بھائی؟ زور سے بولو نہ آپ تو سب میٹرک ہیں، جی؟ تو اسی طرح
اگر آپ نے روحانی تفہیم کے بعد ... والسماء بروج و مزین للناظرین ... آپ نہیں
بنے تو کتنا ہی آپ پاس ہوجائیں فیل ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو ...
ابھی میں نمازمیں پتہ نہیں مجھے خیال آیا اس آیت کا دیکھو اللہ میاں کہتے ہیں
... والسماء بروج و مزین للناظرین ... کہ ہم نے آسمان کو بروج سے زینت بخشی
...للناظرین ... ان لوگوں کے لئے جو دیکھنا چاہتے ہیں۔اب میں نے آپ نے اس آیت
کو کتنی دفعہ پڑھا ہوگا، کتنی دفعہ سنا ہوگا، لیکن کبھی کسی نے میرے سمیت
یہ کوشش کی کہ بروج کا کیا مطلب ہے، کیا زینت ہے؟ وہ کیوں نہیں نظر آتی
ہمیں؟ تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور تھیوری کے
ساتھ ساتھ پریکٹیکل کرنے میں ہمارے اندر ذوق اور شوق پیدا کرے۔ اسی وقت
ہم کامیاب ہوسکتے ہیں۔ ورنہ تو بس ٹھیک ہے، سائنٹسٹ نے بھی علم سیکھ لیا
آپ نے روحانی علوم سیکھ لئے۔ سائنٹسٹ کو تو یہ فائدہ ہے کہ کم از کم اس نے
کوئی دوا ایجاد کرلی، اس کو کوئی کمپنی مل جائے گی دوا بیچنے والی اس نے
پیسے کما لئے۔ روحانی تھیوری سے تو کوئی پیسے بھی نہیں دے گا تمہیں۔
چپراسی بھی نہیں رکھے گا کوئی، یا رکھ لے گا؟ بخاری صاحب جاکر کہیں کہ
جی میں بڑا روحانی ماہر ہوں، اتنے سال میں نے سیکھا ہے۔ آپ مجھے اپنے دفتر
میں چپراسی رکھ لیں، مل جائے گی نوکری؟ کیوں بھئی؟ پھر کیا فائدہ ایسے علم
سیکھنے کا کہ چپراسی کی نوکری بھی نہ ملے۔ کیوں وقت ضائع کررہے ہو بھائی
اپنا؟ لیکن اگر آپ نے اس کا پریکٹیکل کرلیا پھر بڑے بڑے بادشاہ آپ کے آگے ہاتھ
باندھے کھڑے رہیں گے۔ جیسے شیخ سلیم الدین چشتی کے سامنے اکبر بادشاہ
جاکر کھڑا ہوگیا، پھر یہ علم ایسا ہے۔ پھر بادشاہ کے پاس آپ نہیں جائیں گے،
بادشاہ ننگے پیر، ننگے سر سات میل چل کے آپ کی خدمت میں آکر دست بستہ

کھڑا ہوگا۔ پھر اس علم کا یہ فائدہ ہے۔ تھیوری سے کچھ بھی نہیں آپ کو
تھیوری آجائے گی۔ لیکن اس سے آپ کو نہ نوکری ملے گی۔ اچھا اس سے سکون
بھی نہیں ملے گا یہ بھی آپ کو بتادوں۔ روحانیت میں سکون بھی جب ہی ملے گا
جب آپ پریکٹیکل کریں گے۔ آپ بیٹھیں اندر آنکھیں بند کرکے اندر جھانکیں ۔ اندر
آپ کو روشنی نظر آجائے کوئی ، اللہ کا نور نظر آجائے۔ آپ کو تو اس کا اندازہ
نہیں کہ اس کا کتنا آپ کو سکون ملے گا۔ آپ تو مہینوں مدہوش پڑے رہیں گے
اس ایک روشنی میں۔ انتظار میں پھر نظر آئے۔ نشہ نہیں وہ ٹوٹتا ایک دفعہ وہ
چڑھ جائے۔ میرے عزیز، میرے دوستو، میرے بچو تھیوری کے ساتھ ساتھ پریکٹیکل
پر توجہ دو۔ اور پریکٹیکل میں جو لوگ پاس ہوں میرے حساب سے وہی پاس
اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ پاس ہونا اس لئے کہ آپ کیا ہیں۔ ہیں۔
آپ تو روح کے علاوہ تو کچھ ہیں ہی نہیں۔ جب آپ ہیں ہی روح تو اس کا
پریکٹیکل کرنا کون سا مشکل کام ہے۔ بھئی آپ کو اللہ نے ہاتھ دیا آپ اٹھائیں
گلاس پریکٹیکل ہوگیا۔ خدانخواستہ ہاتھ نہ ہو ، پھر مسئلہ بنے گا بھئی ہاتھ تو
ہیں نہیں ہمیں پتہ ہے یہ گلاس ہے۔ ہمیں پتہ ہے ہم گلاس میں پانی ڈال کے
پانی پی سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہاتھ نہیں ہے گلاس اٹھا نہیں سکتے۔ سلسلہ
عظیمیہ کا یہ اعجاز ہے کہ اس نے آپ کو روح کا تھیوریٹیکل علم مکمل دے دیا
ہے۔ یہ بتا دیا ہے کہ گوشت پوست کا جسم کچھ نہیں ہے۔ اصل جسم روح ہے۔
بتائیے کون سا ایسا آدمی ہے جسے یہ پتہ نہیں ہے کہ اصل جسم روح ہے؟ ہے
کوئی ایسا بندہ جس کو یہ پتہ نہ ہو؟ ہاتھ اٹھاؤ۔ سب کو پتہ ہے۔ تو جب آپ کو
یہ پتہ ہے کہ یہ میرا ہاتھ ہے تو آپ ہاتھ کو استعمال کیوں نہیں کرسکتے؟ اس
کا مطلب ہے آپ کو پتہ ہے پھر بھی پریکٹیکل میں نہیں آئی بات۔ اس لئے آپ کا
یہ پتہ ہونا جو ہے بالکل زائد بات ہے۔ سب جانتے ہیں اگر روح نہ ہو اب میرے
اند ر سے ابھی روح نکل جائے میں تقریر کروں گا؟ آپ کے اندر سے ابھی روح نکل
جائے آپ میری بات سنیں گے؟ کتنی دفعہ تقریروں میں، تحریروں میں ، کتابوں
میں، پمفلٹ میں اتنا کچھ اس کو بیان کیا گیا ۔ مختلف مثالوں سے، مختلف
پیراؤں سے کہ اصل چیز روح ہے۔ اصل چیز روح ہے۔ جسم کچھ نہیں ہے۔ روح
نکل گئی جسم ڈیڈ باڈی ہے۔ روح نکل گئی جسم لاش ہے۔ روح نکل گئی جسم
مردہ ہے۔ کسی مردہ ماں نے بچے جنم نہیں دیا۔ کسی مردہ ماں نے بچے کو
دودھ نہیں پلایا۔ کوئی مردہ عورت بیوی نہیں بنی۔ کوئی مردہ مرد شوہر نہیں
بنا۔ کسی مردہ آدمی نے دکا ن نہیں کی۔ کسی مردہ عورت نے روٹی نہیں
آپ بالکل اس بات پکائی۔ یا پکائی تو بتاؤ؟ یہ آپ کو سمجھا دیا گیا۔ الحمد للہ
سے باخبر ہیں کہ روح اصل ہے۔ جسم روح کا لباس ہے۔ تو بھائی جب روح اصل
ہے تو آپ اس تک کیوں نہیں پہنچے؟ یہ میرا سوا ل ہے کیوں نہیں پہنچے؟
بتائیں؟ کیوں نہیں پہنچے؟ آپ نے اس کو محض علم کی بنیاد پر پڑھا۔ اس کا
یقین نہیں کیا۔ اتنا بھی یقین نہیں کیا جتنا آپ سائنس کا یقین کرتے ہیں۔ آپ کو
پتہ ہے تیزاب جلادے گا۔ لیکن آپ کو یہ پتہ نہیں ہے روح کے علاوہ جب میں کچھ

نہیں تو میری روح کیا ہے۔ چلو اب تک تو نہیں پتہ تھا۔ اب یہ پتہ چلا تو اب
کوشش کرلو۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آ پ کی جیب میں بہترین
عمدہ قسم کا قلم پڑا ہوا ہے ۔ آپ اس سے کیوں نہیںلکھ سکتے؟ کیوں نہیں
لکھتے بھئی؟ جی؟ پتہ بھی ہے آپ کو قلم ہے میری جیب میں۔ لکھتے کیوں نہیں
ہیں؟ آپ جیب میں ہاتھ ڈال کے قلم نکالتے نہیں ہیں۔اسی طرح آپ روح سے
بھی نہیں رشتہ جوڑتے روح تو ہے ہی رشتہ۔بھئی زندگی کا رشتہ ہے ہی روح
ہے۔ تو تھیوری کے ساتھ ساتھ پریکٹیکل میں آپ زیادہ توجہ دیں۔جیسے ہی آپ
توجہ دیں ... اب آسان ہوگیا اس لئے جب تھیوری کسی کو آجاتی ہے تو پریکٹیکل
آسان ہوجاتا ہے۔ ففٹی پرسنٹ آپ کا کام ہوچکا ہے۔ ففٹی پرسنٹ پہ تھوڑی
سی بھی محنت کریں گے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب
کو اپنی ذات سے اپنی روح سے اپنے نفس سے واقف ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔
اور یہ قلندر شعور اکیڈمی کے جتنے اساتذہ ہیں ، جتنی انہوں نے محنت کی ہے
میری طرف سے ان سب کو مبارک باد ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول
کرے۔ اور ہم سب کو مزید قلندر بابا اولیائ کے مشن میں کام کرنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فرمان پر ... من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ ... جس نے روح کو پہچان لیا ، اس نے ساری کائنات
کو پہچان لیا۔ اور جس نے کائنات کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اور
جس نے اپنے نفس کو نہیں پہچانا ، روح کو نہیں پہچانا۔اس نے اپنے رب کو نہیں
پہچانا۔ سیدھی سیدھی بات ہے۔ عمل آپ کچھ بھی کریں۔ اگر روح کو آپ نے
نہیں پہچانا ، اپنی ذات کو نہیں پہچانا ، اپنی اصل کو نہیں پہچانا یعنی جب آپ
نے اپنی اصل کونہیں پہچانا تو اپنے رب کو کیسے پہچانیگے؟ میں نے اپنے اصل کو
نہیں پہچانا تو میں اپنے دوست کو کیسے پہچانوں گا۔ مجھے یہی ادراک نہیں ہے
کہ میں کیا چیز ہوں؟ میں کائنات کے اسرار و رموز کس طرح سمجھ سکتا
ہوں۔تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب پریکٹیکل کریں۔ اور بہت ساری دیر
ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے۔ صحت و تندرستی عطا فرمائے۔
اب میں اصل میں تھک گیا ہوں اسی لئے لفظ ادھر ادھر ہورہے ہیں۔ خدا
حافظ۔

ACD 34

Track - 2

44:00

''قلندر شعور کیا ہے؟''

قرآن کو اگر ایک کتاب سمجھا جائے۔ اور اس کتاب کا وزن ایک کلو تسلیم کرلیا
جائے ۔ اور ایک کلو وزن کے حساب سے ایک کروڑ قرآن پاک پہاڑوں کے اوپر رکھ
دئے جائیں تو پہاڑ میں کوئی لرزش، کوئی جنبش ، کوئی خشیت طاری نہیں
ہوگی۔ نہ کوئی پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن جو کتاب
ہے اس کے اندر جو مخفی اور غیبی طاقت ہے اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ فرماتے
ہیں۔ کہ ہم قرآن کو پہاڑوں پر نازل کرتے تو پہاڑ ریز ہ ریزہ ہوجاتے ۔ نزول
قرآن اگر یہ ہے کہ اگر ہم ایک کروڑ قرآن مجید کی جلدیں کہیں بھی رکھ دیں تو
وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کوئی اس کے وزن سے جو فزیکل وزن ہے کہیں کوئی
اثر نہیں ہوتا۔ اور یہاں یہ بات ہے کہ سو ، سو، سو قرآن پاک بحفاظت رکھے
رہتے ہیں تختے بھی نہیں مڑتا اس سے۔پہاڑ تو بہت سخت چیز ہے۔ تختہ بھی
نہیں مڑتا۔ اس کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیں کہ قرآن کے اندر جو
حکمت ہے ۔ قرآن کے اندر جو اسرار و رموز ہیں۔ قرآن کے اندر جو تسخیر
کائنات کے فارمولے ہیں ۔ قرآن کے اندر جو غیب کی صلاحیتوں کا جو انکشاف ہے
۔ قرآن کے اندر جو فزیکل اور ان فزیکل باڈیز کے جو فارمولے ہیں ۔ اگر ان کے
انکشاف کے ساتھ قرآن کو پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاتے۔ اب
اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا انسانوں کے لئے اور جنات کے لئے۔ اب یہ کہ دس دس
قرآن شریف ، بیس قرآن شریف آپ سر پہ رکھ کے کھڑے ہوجائیں کچھ بھی نہیں
ہوگا۔ گردن ہلے گی بھی نہیں۔ لیکن اگر قرآن کا ایک لفظ یا ایک آیت آپ پڑھیں
اور اس کی حکمت میں آپ کا ذہن مرکوز ہوجائے تو آپ کے اوپر خشیت سے
لرزہ طاری ہوجائے گی۔ آپ رونے لگیں گے ہچکیاں بندھ جائیں گی۔